آج کا داعی ٗ کل کا قائد

اپنی تربیت آپ

محمد بشیر جمعہ

لیڈر بننے کے اصول اور طریقے

آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لیے ہمارے اندر حوصلہ اور امنگ ہونا نہایت ضروری ہے۔ ماہرین نے یہ حوصلہ اور امنگ پیدا کرنے کے لیے چار تکنیک بتائی ہیں:

۱۔ اپنے لیے ایسے مواقع فراہم کریں جن کی وجہ سے ہم کچھ حاصل کر سکیں ٗ سیکھ سکیں اور اپنے خیالات کو سدھار سکیں۔

۲۔ ہم اپنے سامنے مثبت عزائم رکھیں ٗ ان کا زبان و قلم سے اظہار کریں ٗ تاکہ ہمارے اندر عمل کا جذبہ پیدا ہو۔

۳۔ ہم اپنے منفی خیالات کو سختی کے ساتھ رد کر دیں تاکہ مایوسی اور بے عملی کا شکار نہ ہوں۔ جیسے ہی اپنے بارے میں ٗ اپنے حالات کے بارے میں ٗ اپنے ساتھیوں کے بارے میں کوئی منفی خیال کی تاریکی دل میں آئے ٗ فوراً کسی مثبت خیال کے غور سے اسے دفع کر دیں۔

۴۔ اپنے کاموں کو بہتر بنانے کے لیے اپنی ذاتی فائل میں کارکردگی کے پروگریس چارٹ بنائیں۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اداروں کی صورت حال یہ ہے کہ نہ ہم لیڈر بناتے ہیں اور نہ ہی لیڈروں کو اپنے میں جذب کر سکتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات جن لوگوں میں لیڈر بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے ٗ انھیں اپنے رویے سے روگرداں کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے تنظیم جمود اور بیوروکریسی کا شکار ہو جاتی ہے۔

تنظیمی طور پر اس قسم کے پروگرام ہونے چاہییں جن میں لیڈر شپ کی مطلوبہ صلاحیتوں پر گفتگو ہو ٗ اور اس لحاظ سے افراد کی تربیت ہو۔ بے جان ٗ بے ہدف ٗ اور مارے باندھے کے پروگرام برائے

پروگرام کے انداز کے تربیتی پروگراموں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔

قیادت کے عناصر:

الف -شخصیت

ہمیں اپنی شخصیت پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کی تعمیر اور ارتقا کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

۱-اہداف اور منصوبہ بندی: اس سلسلے میں:

(۱) آپ اپنے اہداف و مقاصد کا ایک خاکہ متعین کریں،بلکہ انھیں لکھ لیں۔

(۲) اپنی شخصیت کو ان اہداف و مقاصد کے مطابق بنانے کی منصوبہ بندی کریں۔

(۳) یہ سوچیں کہ آپ میں کیا کیا غلط اور تخریبی عادتیں موجود ہیں،جنھیں ترک کر دینا چاہیے۔ایک فہرست بنالیں۔

(۴) آپ کو کن کن تعمیری اور اچھی عادتوں کی ضرورت ہے،جنھیں اختیار کرنا چاہیے۔ان کی بھی فہرست بنالیں۔

(۵) آپ کو اپنی شخصیت کی تعمیر کے لیے کن کن اوزاروں کی،کس قسم کے سامان (علم و فن) کی،اور کن طریقوں کی ضرورت ہوگی،جنھیں آپ استعمال کر سکیں گے۔

۲-آپ کو اپنی شخصیت کے اظہار کے لیے چند چیزوں کو ترک کرنا ہوگا اور چند چیزوں کو اپنانا ہوگا۔ جن چیزوں کو ترک کرنا ہوگا وہ درج ذیل ہیں:

(۱) شک کی کیفیت :- یہ آپ کے ارادوں کو کمزور کرتی ہے۔

(۲) غیر ضروری تفکرات :- یہ منفی اندازِ فکر کی طرف لے جاتے ہیں۔ان کے باعث شخصیت زوال پذیر ہوتی ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ، اور انسان اپنے آپ کو ملامت کرنے لگتا ہے۔جو حالات و واقعات اور امور آپ کے اختیار سے باہر ہوں ان کی فکر تو بالکل ترک کر دیں۔

(۳) خوف :- یہ نہ ترقی کرنے دیتا ہے اور نہ ہی تیاری کرنے دیتا ہے۔خدا کی ذات پر مکمل بھروسہ رکھیں۔

(۴) سستی اور کاہلی اور ٹال مٹول کی عادت اور آج کا کام کل پر موخر کرنے کا رویہ۔

۳-جن چیزوں کو اپنانا ہوگا، وہ یہ ہیں:

(۱) یقین :- تمام امور ، سرگرمیوں اور شخصیت کا مرکزی نقطہ یہی ہے۔اسی یقین کو مستحکم کرنے

کی کوشش کیجیے۔

(۲) اعتماد:- جو کچھ آپ کو آتا ہے اور جو کچھ آپ کے پاس ہے اور جو کچھ آپ آیندہ استعمال کر سکتے ہیں' ان چیزوں کے بارے میں پر اعتماد رہیے اور اس اعتماد کو بڑھانے کی کوشش کیجیے۔

(۳) ہمت :- آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا جذبہ اور حالات کا مقابلہ کرنے کا عزم پیدا کیجیے۔

۴- اپنی درج ذیل ذاتی خوبیوں کو بڑھانے کی کوشش کیجیے۔

(۱) رویہ۔ (۲) اپج۔ (۳) مشاہدہ۔ (۴) توجہ۔ (۵) تکمیل۔ (۶) تعمیری و تخلیقی خیالات۔ (۷) قوت فیصلہ۔ (۸) حالات سے مطابقت۔ (۹) انتظامی قابلیت۔ (۱۰) اظہار خیال کی اہلیت اور (۱۱) علم۔

۵- درج ذیل برائیوں اور خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۱) خود ملامتی۔ (۲) حساسیت۔ (۳) خود غرضی۔ (۴) بدمزاجی۔ (۵) کمزوری۔ (۶) نفرت۔ (۷) بے قناعتی۔ (۸) بے دلی۔ (۹) رنج۔ (۱۰) غصہ۔ (۱۱) حسد اور بغض۔

درج بالا امور کے سلسلے میں کم از کم چھ ہفتے کی منصوبہ بندی کریں اور اسے ہر ہفتے کے لیے چھوٹے چھوٹے اہداف میں تقسیم کریں اور جائزہ لیتے رہیں۔

ب - دلوں میں جگہ بنائیے

لیڈر بننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص لوگوں میں پسند کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو جب لوگوں سے اس کی ملاقات ہو تو لوگ خوش ہوں' اور انھیں احساس ہو کہ وہ ایک اچھے فرد سے مل رہے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کے لیے کافی محنت' مشقت اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱- ایک سروے میں جب پوچھا گیا کہ وہ لوگوں میں کس قسم کی خوبیاں دیکھنا پسند کرتے ہیں تو اکثریت کا جواب ان چار نکات پر مشتمل تھا:

(۱) ذہانت۔ (۲) خوش مزاجی۔ (۳) دوستانہ رویہ اور (۴) ہم مزاجی۔

۲- ہر کام اللہ کے لیے کیجیے اپنی شخصیت میں راست بازی' صدق دلی' بے ریائی اور سچائی کو اپنائیے۔ لوگوں میں آپ کی محبت اور احترام میں اضافہ ہو جائے گا۔

۳- اپنی زندگی کا بنیادی اور راہ نما فلسفہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھیے۔ لوگ آپ کی استقامت کو دیکھ

کر آپ کو پسند کریں گے۔

۴۔ معاملات اور تعلقات میں بے غرض بن کر رہیے۔ لوگوں اور دوستوں سے زیادہ توقعات مت رکھیے۔ خوش گوار تعلقات اور ماحول برقرار رکھنے کے لیے لوگوں سے توقعات کا کم ہونا بہت ضروری ہے۔

۵۔ لوگوں کی اچھائیوں اور خوبیوں کو تلاش کرنے کا رجحان اپنایئے۔ لوگ آپ کو بھی اچھا تصور کریں گے۔

۶۔ خوش و خرم رہیے۔ مسکراتے رہیے۔ مسکراتا چہرہ حضور اکرم ؐ کی سنت اور آپ ؐ کی ہدایت ہے۔ مسکراتے چہرے کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسکراہٹ کے باعث قدرتی طور پر ذہانت کا اظہار ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ لوگ آپ کو اپنا دوست اور رفیق تصور کریں گے۔

۷۔ اپنے جذبات اور موڈ کو کنٹرول میں رکھیے۔ جھنجلاہٹ اور غصے کا شکار مت ہو جایئے۔ غیر معمولی حالات میں بھی گھبراہٹ اور پریشانی سے بچتے رہیے۔

۸۔ اپنی ذات کا احترام کیجیے اور اپنا وقار بلند رکھیے۔ عمر، ماحول اور ذمہ داریوں کا خیال رکھتے ہوئے کردار ادا کیجیے۔

۹۔ اپنی ظاہری شخصیت کو بھی بہتر بنایئے۔ اپنی خامیوں کو دور کیجیے۔ غیر پسندیدہ حرکات کو ترک کیجیے۔ لوگوں کے سامنے ناک اور کان میں انگلی مت ڈالیے۔ دانتوں کو صاف رکھیے۔ بالوں کو سنواریے۔ صحت کا خیال رکھیے۔ سادہ اور مناسب کپڑوں کا انتخاب کیجیے۔ کپڑوں پر زیادہ رقم مت خرچ کیجیے۔ لیکن نامناسب کپڑوں کے باعث اپنی شخصیت کا غلط تاثر بھی مت دیجیے۔

۱۰۔ اپنی گفتگو اور بات کرنے کے انداز کو بہتر بنایئے۔ آواز میں شیرینی پیدا کیجیے۔ اپنی مادری زبان کو درست کیجیے۔ اپنی گفتگو کو بہت ساری زبانوں کا اچار مت بنایئے۔

۱۱۔ اخلاق عامہ اور طور طریقوں (ایٹی کیٹ) کے مقبول عام اصولوں اور قواعد کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں اپنایئے۔

۱۲۔ کسی ایک علم یا فن میں کمال ضرور حاصل کیجیے ورنہ آیندہ آپ اپنے آپ کو خسارے میں محسوس کریں گے۔ آیندہ صدی کے تقاضوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اس سلسلے میں اپنی، اپنے ساتھیوں اور اپنی نسل کی تربیت کیجیے۔

۱۳۔ ضرورت کو پہچاننے کا نازک شعور پیدا کیجیے، جسے اصطلاح میں فراست کہتے ہیں۔ مستقبل کے معاملات کی پیش بینی اور خطرات کو بھانپنے اور سازشوں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔ قوت فکر

بڑھاپے اور مستقبل کے بارے میں اپنی سوچ کو بنانے کی کوشش کیجیے۔

۱۴۔ دوسرے لوگوں کی عزت نفس کا خیال رکھیے۔ ان کی خوبیوں اور کارناموں کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کی شخصیت کے بارے میں ناروا تبصرہ مت کیجیے۔ وہ شخص تو اس تبصرے کو نہیں سن رہا، خدا تو سن رہا ہے، جبکہ عزت اور ذلت خدا ہی کی قدرت میں ہے۔

۱۵۔ اگر کوئی ایسی گفتگو ہو رہی ہو جس میں آپ بھی شریک ہوں تو اس میں دلچسپی لیجیے۔

۱۶۔ اپنے بارے میں بہت زیادہ گفتگو مت کیجیے۔

۱۷۔ ضرورت کے موقع پر اپنے ساتھیوں سے مشورہ طلب کر لیجیے۔ اس انداز سے انھیں اپنی اہمیت کا اندازہ ہو گا، وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے، اور خوش دلی کے ساتھ آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

۱۸۔ لوگوں کے نام یاد رکھیے اور انھیں اچھے ناموں سے پکاریے۔

۱۹۔ دوسروں کی امداد کے لیے ہر وقت آمادہ رہیے۔

۲۰۔ اپنے اندر جوش و امنگ برقرار رکھیے۔ اپنے تمام امور کو توازن کے ساتھ سرانجام دیجیے۔

۲۱۔ اپنی شخصیت سے ان خامیوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کیجیے:

(۱) خود غرضی۔ (۲) لباس اور ظاہری حالت سے لاپرواہی۔ (۳) خود پسندی۔ (۴) مایوسی۔ (۵) سب سے علیحدگی۔ (۶) جھوٹی شیخی۔ (۷) لاپرواہی۔ (۸) بے وفائی۔ (۹) بد مزاجی۔ (۱۰) بے اطمینانی اور (۱۱) کام سے گھبراہٹ۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیے کہ "اے اللہ، لوگوں کے دلوں میں میرے لیے عزت اور محبت پیدا کر دے۔ مجھے اپنی نظروں میں چھوٹا اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بنا دے۔ میرے ظاہر کو اچھا اور شائستہ کر دے، اور میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کر دے۔

ج۔ چند دیگر امور

لیڈر بننے کے لیے ڈاکٹر ہربرٹ کاسن نے چند مشورے دیے ہیں:

۱۔ مناسب غور و فکر ضرور کیجیے، مگر فیصلوں پر پہنچنے کے عادی بنیں۔

۲۔ ہمیشہ رائے آزادی کے ساتھ قائم کریں۔ غیر ضروری طور پر اپنی آزادی کو دوسروں کی قید میں نہ ڈالیں۔

۳۔ خوب سوچنے اور سمجھنے کے بعد جو رائے قائم کریں، اس پر ثابت قدم رہیں۔

۴۔ہمیشہ اپنی کوشش اور جدوجہد جاری رکھیں ۔
۵۔شکست اور ناکامی کو زیادہ اہمیت نہ دیں 'بلکہ ان سے سبق سیکھیں ۔
۶۔چونکہ آپ کو معاشرے میں کام کرنا ہے اور ان کو متاثر کرنا ہے ' لہٰذا ایسے کام انجام دیں جن کی اہمیت لوگ جلد محسوس کریں ۔
۷۔دوسرے راہ نماؤں کی دوستی اور تعاون حاصل کریں ۔
۸۔اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خطرات کی پرواہ نہ کریں ۔
۹۔اپنے پیچھے چلنے والوں کی کارکردگی اور وفاداری کا کچھ صلہ اور انعام ضرور دیں ۔خواہ تعریف کے چند الفاظ ہی ہوں ۔

چند ماہرین نے ایک اور نقطہ نظر سے قائدانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے جو تجاویز دی ہیں وہ یہ ہیں :
۱۔اپنی آنکھوں کی قوت کے ذریعے اپنے اندر بصیرت 'مشاہدہ اور پیش بینی کی قوتوں کو بڑھایئے ۔
۲۔اپنی سوچ کی قوت کے ذریعے یاد کرنے اور رکھنے 'تجزیہ کرنے اور تخلیقی امور سرانجام دینے کی کوشش کیجیے ۔
۳۔اپنی قوت عمل کے ذریعے تقسیم کار ' تربیت کار اور نگرانی کار کی صلاحیتوں کو اجاگر کیجیے ۔
۴۔اپنی منصوبہ بندی 'تنظیم اور تفویض کی صلاحیتوں کو بڑھایئے ۔ٹیم ورک کا فن سیکھیے ۔
۵۔کام کرنے کے سلسلے میں لوگوں کو ہدایت دیجیے ۔ہدایت دینا 'قیادت کی بنیادی خصوصیت ہے ۔لوگوں میں ہدایت پر عمل کروانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے ان سے اچھے تعلقات ہوں ۔ جو ہدایت آپ جاری کریں 'ابتدأ کچھ عمل خود بھی کر کے دکھائیں تاکہ لوگوں میں کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔حکمت کے ساتھ تنظیم کا ڈھانچہ بنائیں ' تقسیم کار کریں 'لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا علم ' احساس اور جواب دہی کا طریقہ معلوم ہو ۔
۶۔اپنے ماتحت افراد کو ایسی تعلیم دیجیے کہ ان کا زاویہ نگاہ وسیع ہو 'اور وہ اپنے خول سے باہر آکر عظیم تر مقاصد کے لیے کام کریں ۔
۷۔لوگوں کے اجتماعی مفادات کی ان کی توقعات کے مطابق نمایندگی کرتے رہیے ۔

قیادت/ لیڈرشپ کے لوازم اور شرائط

درج ذیل اشارات کا زیادہ تر تعلق اہل منصب سے ہے ۔اس سلسلے میں تفصیلی گفتگو کی بجائے علما و ماہرین کے بتائے ہوئے اصولوں کے اشارات تحریر کیے گئے ہیں ۔

اہل علم کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک دوسرے لوگوں کی راہ نمائی کی توقع نہیں رکھ سکتے جب تک کہ خود اپنے آپ پر حکومت کرنے اور اپنی راہ نمائی کرنے کا طریقہ نہ سیکھ لیں۔

علامہ ماوردی قیادت کے لیے درج ذیل شرائط بتاتے ہیں: حق پژوہی، علم، اہلیت اجتہاد، صحت حواس ونطق، عقل و فراست، شجاعت اور دلیری، عمدہ یادداشت، حقائق کی تہہ تک جلد پہنچنے کی صلاحیت، مافی الضمیر کی ادائگی کی طاقت، لہو ولعب سے پرہیز، کھانے پینے کی زیادہ خواہش کی عدم موجودگی، عیاشی سے دوری، سچائی سے محبت اور جھوٹ سے نفرت، فراخی قلب، انصاف کی محبت، استبداد اور ظلم سے نفرت، عدل گستری کی طاقت، ادائگی فرض میں بے خوفی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حکومت کرنے کا سزاوار نہیں مگر ایسا شخص جس میں یہ چار اوصاف پائے جاتے ہوں:

۱- نرمی ہو--- لیکن کمزوری نہ ہو۔
۲- مضبوطی ہو--- لیکن سختی نہ ہو۔
۳- کم خرچی ہو لیکن بخل نہ ہو، اور
۴- سخاوت ہو لیکن اسراف نہ ہو۔

تنبیہات

حضرت معقلؓ بن یسار نے (بنو امیہ کے گورنر) عبید اللہ سے فرمایا کہ میں تمھیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان رعیت کا حاکم ہو اور وہ اس حال میں مرجائے کہ اس رعیت کے ساتھ خیانت کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن کبھی امارت کی طلب نہ کرو۔ اگر مانگنے سے ملے تو نفس کے پھندوں میں پھنس جاؤ گے اور بے طلب ملے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری امداد ہو گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بار عمال کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے حکومت کے ذمہ دارو، لیڈر کی نرمی اور بردباری سے زیادہ نفع بخش اور خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور کوئی بردباری نہیں ہے۔ اسی طرح لیڈر کی ناسمجھی اور جذباتیت اور بے سوچے سمجھے کام کرنے سے زیادہ نقصان دہ اور ناپسندیدہ کوئی دوسری نادانی نہیں۔ ایک حاکم کی عیش مزاجی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی عیش مزاجی اور جہالت ناپسند نہیں ہے۔

آخری بات

ایک صاحب اپنے گھر میں مطالعہ کر رہے تھے۔ ان کا پانچ چھ سال کا بچہ بار بار پریشان کر رہا تھا۔ صاحب نے کئی بار کوشش کی کہ وہ مطالعہ کے دوران تکلیف نہ دے مگر بچہ ماننے والا کہاں تھا۔ صاحب کو ایک ترکیب سوجھی۔ اپنے بیٹے کو مصروف رکھنے کی ترکیب۔ تاکہ بچہ چند گھنٹے تک اپنے والد صاحب کو پریشان نہ کر سکے۔ ترکیب یہ تھی کہ صاحب نے قریب سے اخبار اٹھایا۔ اس پر دنیا کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ انھوں نے یہ نقشہ لیا اور بیٹے کو بتایا کہ یہاں پر پاکستان ہے ' یہاں ہمالیہ ' یہاں بحرالکاہل اور یہاں امریکہ۔ یہ سب بتانے کے بعد صاحب نے نقشے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور بیٹے سے کہا کہ اب وہ اسے صحیح طرح ترتیب کے ساتھ بنا کر لائے۔ صاحب کو توقع تھی کہ بیٹا چند گھنٹے لگائے گا اور پھر آئے گا۔ یا پھر ممکن ہے وہ نقشے کو دوبارہ بنا ہی نہ سکے۔ ابھی کوئی آدھ گھنٹہ ہی ہوا کہ بچہ خوشی سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا: ابو! ابو! دنیا کا نقشہ ٹھیک ہو گیا۔ ابو جان نے دیکھا۔ ہر چیز اور ہر مقام اپنی جگہ ٹھیک ٹھیک موجود تھا۔ بیٹے کی ذہانت پر تعجب ہوا اور پوچھا بیٹے یہ کیسے ممکن ہوا؟ بیٹے نے جواب دیا' وہ جواب ہم سب کے لیے اہم ہے۔ جواب تھا: ابو! جب آپ نقشہ پھاڑ رہے تھے تو اس وقت میں نے دیکھا کہ اس کے پیچھے آدمی کی اتنی ہی تصویر تھی۔ بس میں نے اس تصویر کو ٹھیک کر لیا۔ دنیا کا نقشہ خود بخود ٹھیک ہو گیا۔

ہمیں اس دنیا کا نقشہ ٹھیک کرنا ہے' آیئے پہلے اپنی تصویر (اپنے آپ کو) ٹھیک کرتے ہیں۔